REGD No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل لاہور

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ ۱؍

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ؍؍
سہ ماہی ۶ ؍؍
ماہوار ۲½ ؍؍

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۳ اخاء ۱۳۲۸ھش	۱۳ اکتوبر ۱۹۴۹ء	نمبر ۲۳۴

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج صبح نو بجے بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے۔ حضور کے ہمرکاب مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب درد۔ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ پرائیویٹ سکرٹری اور پرائیویٹ سکرٹری کے دفتر کا دیگر عملہ تھا۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے۔ کہ پسینے آ کر ضعف ہو جاتا ہے اور کمزوری بڑھ جاتی ہے۔ عام حالت کل سے اچھی ہے۔ احباب دعاؤں میں خصوصیت سے یاد رکھیں سیدہ ام متین کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

یو۔ این۔ او مشن خود اریٹیریا کے عوام کی خواہشات کا مطالعہ کرے

پاکستانی لیڈر چودھری ظفر اللہ خاں کی تجویز

لیک سیکسس ۱۲ اکتوبر۔ پیر کے روز پاکستانی لیڈر چودھری ظفر اللہ خاں نے اریٹیریا کے تنازعے کا حل یہ پیش کیا۔ کہ خود یو۔ این۔ او مشن ملک کے عوام کی خواہشات کا گہرا مطالعہ کرے۔ کیونکہ اس وقت تک جتنی بھی نام نہاد نمائندہ تنظیمیں آئی ہیں۔ ان کو ایک دوسرا فریق کٹھ پتلی بناتا ہے۔ اور عرب بھی متذبذب ہیں۔ کہ اس یقینی و بے یقینی کے عالم میں کس کی تائید کی جائے۔ اس وقت صورت حالات یہ ہے۔ کہ عربوں کو لیبیا کی آزادی کے فیصلے کا کامل توقع تھی۔ لیکن لاطینی امریکن ممالک نے ایک بھاری اکثریت کے ساتھ ایسی کسی تجویز کو ماننے سے انکار کر دیا۔ جو لیبیا کے ساتھ ساتھ شمالی لینڈ اور اریٹیریا پر حاوی نہ ہوگی۔ گویا ہر ایسی تجویز کو ٹھکرانے کا ارادہ کیا گیا ہے۔ جو اٹلی کے تسلط میں حائل ہو۔ انڈی پنڈنٹ بلاک اریٹیریا کے ایتھوپیا سے الحاق کے مخالف ہے۔ اور اس کے برعکس یونینسٹ پارٹی اس کے فوری الحاق کی حامی ہے۔ ساحلی علاقوں کی مسلم لیگ بھی فوری انضمام چاہتی ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ ہر پارٹی دوسرے گروپ کو اٹلی یا دوسری طاقت کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بتاتی ہے۔

پاکستان ہندوستان کے اقتصادی دباؤ اور اعصابی جنگ کے سامنے کبھی نہیں جھکے گا

کراچی ۱۲ اکتوبر۔ وزیر اعظم پاکستان نے آج ڈھاکہ میں ایک تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے کرنسی کی قیمت کم نہ کرنے پر ہندوستان کے ردعمل کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت پاکستان ہندوستان کے اقتصادی دباؤ اور اعصابی جنگ کے سامنے کبھی نہیں جھکے گی۔ اور کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کا حل رائے شماری ہی سے چاہتا ہے۔ لیکن اگر ہندوستان اس کا حل صرف جنگ ہی چاہتا ہو۔ تو پاکستان بھی ہرگز لڑنے سے گریزاں نہیں ہے۔۔ آپ نے پٹ سن کے کاشتکاروں کو امید دلائی۔ کہ حکومت بوقت ضرورت خام پٹ سن خود خرید لے گی۔ آپ کسی کو مال باہر بھیجنے نہ دیں۔ آپ نے کہا میں اپنے قیام کے دوران میں صوبے کی غذائی صورت حالات کا مطالعہ کروں گا۔ مرکز نے جو صوبے کو ۳ لاکھ ۸۰ ہزار ٹن اناج بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس میں سے ۲ لاکھ ۹۲ ہزار ٹن بھیجا جا چکا ہے۔ آپ نے مشرقی بنگال کے عوام کو رخنہ اندازوں سے محتاط اور طلباء کو سیاسیات سے علیحدہ رہنے کی تلقین کی۔ شام کو ڈھاکہ میں امریکی قونصل خانے کا افتتاح کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ امریکہ اور پاکستان کی دوستی عالمگیر امن کے لئے ممد ثابت ہوگی۔

نئے پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ساتھ کوئی سیاسی اہمیت وابستہ نہیں

کراچی ۱۰ اکتوبر۔ آج کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے پاکستان کے نائب وزیر داخلہ مسٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا۔ پاکستان کے نئے پبلک سیفٹی ایکٹ سے کوئی سیاسی اہمیت وابستہ نہیں۔ اسے سیاسی منصوبوں کا آلہ کار بنانے کا نہ مقصد تھا نہ ہے۔ اسے سلامتی کے اصولوں پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اور پورے ایک سال کے غور و خوض کے بعد صوبائی حکومتوں کے مشورے سے آخری شکل ملی ہے۔ اس کے ذریعے حکومت کو ان لوگوں کے خلاف باز پرس کرنے میں مدد ملے گی۔ جو مہاجرین کے ساتھ ہندوستان کے مختلف حصوں سے آ گئے تھے۔ لیکن مرکز ہر قدم اٹھانے سے پیشتر متعلقہ صوبائی

ترکی سے اتنے حاجی کبھی نہیں گئے تھے

استنبول ۱۲ اکتوبر۔ ترکی کے ۹ ہزار حجاج میں سے ۸۵ کل بذریعہ ہوائی جہاز واپس آ گئے۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ ان ۹ ہزار میں سے ۱۹ حاجی سن سٹروک کی وجہ سے داعیٔ اجل کو لبیک کہہ گئے۔ گو بیرونی کرنسی کی تکالیف بھی پیش آئیں۔ تاہم اس سال جتنے حاجی ترکی سے حج کے لئے گئے۔ ان کی تعداد ترکی کے جمہوری عہد میں ریکارڈ کی حیثیت رکھتی ہے

عراق و شام کے اتحاد کے لئے شامی عوام کی رضامندی ضروری ہے

لندن ۱۲ اکتوبر۔ عراق کے سابق وزیر اعظم علی ایوبی نے سٹار کے نمائندہ خصوصی کو انٹرویو کے دوران میں بتایا۔ عرب ممالک میں از سر نو اتحاد کا خواب ان دنوں کی یاد دلاتا ہے۔ جب عربوں نے ایک بہت بڑا انقلاب پیدا کر دیا تھا۔ سابق شاہ حسین ابن علی نے کہا۔ ان کا بھی ایک عرصے تک یہ مطمح نظر رہا۔ کہ کسی نہ کسی طرح عرب ممالک کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے۔ لیکن امپیریلزم ان کے راستے میں روک بن کر کھڑی ہو گئی۔ تاہم یہ خواب اس جدوجہد کی ابتدا کرنے والوں کے دماغوں میں اب بھی موجود ہے۔ آپ نے کہا۔ عراق و شام میں اتحاد لازمی ہے۔ لیکن اس کا بیشتر دارومدار شامیوں کی مرضی پر ہے۔ کیونکہ جب تک عوام رضامند نہ ہوں۔ کوئی یونین یا اتحاد کامیاب نہیں ہو سکتا۔

روزگار مشاورتی کمیٹی کا افتتاح

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خاں ۱۵ اکتوبر کو روزگار مشاورتی کمیٹی کا افتتاح کریں گے۔ یہ کمیٹی پشاور میں ۱۵ اکتوبر کو اپنا کام شروع کرے گی۔ جس کے صدر مغربی پنجاب اور صوبہ سرحد کے بحالیات کے ڈپٹی چیف افسر ہوں گے۔ یہ کمیٹی حال ہی میں حکومت پاکستان کی طرف سے بیکاری دور کرنے اور دیگر تربیتی امور کی تحقیق کے لئے مقرر کی گئی تھی (سٹار)

گورنر کا ایک خاص حکم

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کے گورنر نے حکم دیا ہے۔ کہ میسرز ڈسکو کیمیکلز واقع کینال بنک جیل روڈ لاہور یا اس کی جانب سے کسی شخص یا اشخاص کو مغربی پنجاب میں کوئی دوا بغرض فروخت تیار کرنے اس کے فروخت کرنے سٹاک کرنے یا فروخت کے لئے اس کی نمائش یا تقسیم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس حکم کا نفاذ فوراً عمل پذیر ہوگا۔ (سرکاری اطلاع)

راشن کارڈوں کی میعاد ختم

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ موجودہ راشن کارڈوں کی میعاد ۱۲ نومبر ۱۹۴۹ء کو ختم ہو جائے گی۔ اور نئے کارڈ جاری کرنے کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ کارڈ ہولڈروں کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے کارڈ اپنے متعلقہ ڈپو ہولڈروں کو دے دیں۔ اور اس کے تین یا چار روز بعد ان سے نئے کارڈ کا مطالبہ کریں۔ پرمٹ خواہ بڑے ہوں یا چھوٹے تجدید کے لئے مرکزی دفتر کی براہ راست ارسال کئے جانے چاہئیں۔

سٹرلنگ پاؤنڈ کی قیمت میں کمی کے باعث

ڈربن ۱۲ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ کے کار فروشوں نے سٹرلنگ پونڈ کی قیمت میں کمی اور نئی امریکی کاروں کی قیمت تیس فی صدی بڑھ جانے کی وجہ سے یہ سٹاک جلد جلد نکال دیا ہے۔ تین دن کے اندر اندر ہی جو لوگ خریدار سکتے۔ وہ فروخت کنندہ بن گئے۔ (لاسٹار)

ارجنٹائنی وزیر شرق اردن میں

عمان ۱۲ اکتوبر۔ شام میں ارجنٹائنا کے وزیر مختار سینر ایڈ ورڈو کی اس ہفتے میں دمشق سے عمان آکر شاہ عبد اللہ سے ملاقات کی توقع ہے۔ وہ آپ سے دونوں ملکوں میں سفیروں کے تبادلے پر گفتگو کریں گے۔ اور امیر عبد اللہ کو اسی سال کے آخر میں ارجنٹائن آنے کی دعوت دیں گے۔

عمان ۱۲ اکتوبر۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ عنقریب چینی مسلمانوں کا ایک وفد شرق اردن جائیگا۔ اس کا مقصد چینی مسلمانوں کا دوسرے اسلامی ممالک کے عوام سے تعلقات کو مستحکم کرنا ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیحت

کچھ دن ہوئے الفضل میں مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا تھا جس میں شیعہ مذہب کے خلاف یا تائید میں کتب کی ضرورت کا اظہار کیا گیا تھا۔ ہم شیعہ ہفت روزہ اخبار "درنجف" کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس ضمن میں نہایت قابل قدر معلومات بہم پہنچائی ہیں اور اچھی خاصی تعداد کتب کا ذکر اپنے ایک مضمون میں جو ایک صفحہ پر مشتمل ہے کر دیا ہے یہ فہرست واقعی بہت مفید ثابت ہو گی اور ہم اس کے لئے مدیر درنجف کا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہیں۔

درنجف نے صرف کتب کی فہرست ہی نہیں دی بلکہ پاکستان کے موجودہ حالات کے پیش نظر نصیحت بھی فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"اگر احمدی حضرات گذشتہ بھول بھلیوں سے نکل کر اس علمی اور تحقیقی میدان میں قدم رکھیں گے تو نہ صرف مسلمانوں کا وہ طبقہ جو علم دوست کہلاتا ہے ان کے ساتھ ہم صفیر ہو گا بلکہ ان کے اپنے دماغوں میں بھی ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو گی۔ شیعہ سنی کی وہ ناخوشگوار بحثیں جنہوں نے ہمیشہ اسلام کو بدنام کیا اور یک جہتی و مودت کا خاتمہ کیا۔ پاکستان میں نہیں ہونی چاہئیں۔ البتہ علمی رنگ میں قرآن و حدیث کے پیش نظر تحقیق حق کا باب قیامت تک کھلا ہے۔"

ہم ان الفاظ کے لئے بھی "درنجف" کے ممنون ہیں اور عرض پرداز ہیں کہ احمدیوں سے زیادہ ان اصولوں پر جو مندرجہ بالا عبارت میں بیان کئے گئے ہیں خوشی سے خیر مقدم کرنے کے لئے کوئی اور تیار نہیں ہو گا۔ ہماری تو شروع سے ہی یہی خواہش رہی ہے کہ مذہبی معاملات میں نہایت ٹھنڈے دل اور رواداری سے تبادلہ خیالات ہونا چاہیئے کیونکہ اس چیز کا انسان کے عقیدے کے ساتھ تعلق ہے اور عقیدہ بالجبر نہ تو منوایا جا سکتا ہے اور نہ بالجبر قائم رکھا جا سکتا ہے۔ دوسرے مذہبی تبادلہ خیالات محض للہ ہونا چاہیئے اور کسی طرح بھی فریق مخالف کی دل آزاری کو روا نہیں رکھنا چاہیئے۔

ہمیں تو ہمیشہ یہی آرزو رہی ہے کہ احمدیت پر اعتراضات کرنے والے علمی نقطہ نظر سے بات چیت کریں۔ مگر افسوس کہ ہم نے بہت کم دیکھا ہے کہ ہماری یہ آرزو پوری ہوئی ہو۔ جتنا بھی لٹریچر اس وقت تک احمدیت کے خلاف لکھا گیا ہے اس میں طعن، طنز، تشنیع اور استہزاء ہی سے کام لیا گیا ہے اور ہمیشہ احمدی کتب کے حوالے کاٹ چھانٹ کر اور اپنے مطلب پر ڈھال کر لوگوں کے سامنے پیش کئے گئے ہیں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو بدظن کیا جا سکے۔ پھر احمدی لٹریچر پڑھنے پر بھی بعض علماء نے قدغن لگائی ہوئی ہے۔ الفضل تک پڑھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ اس لئے ہم "درنجف" کی اس تجویز کا بڑی خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ہماری سب سے پہلی شکایت اس ضمن میں خود درنجف کے خلاف ہے اور وہ یہ کہ اس نے اسی مضمون کے شروع میں خود اپنی تجویز کی خلاف ورزی کی ہے اور احمدیت کے خلاف اسی فرسودہ طریق سے بحث کرنا مناسب سمجھا ہے جس کے خلاف وہ اپنی تجویز پیش کر رہا ہے۔ اس نے قطعاً علمی طریقہ اختیار نہیں کیا۔ بلکہ حسب عادت غیر علمی طریقہ ہی اختیار کیا ہے۔ ہمارے خیال میں علمی طریقہ یہ نہیں ہے کہ اپنی حسب مرضی چند فقرے مخالف فریق کی کتب سے چن لئے اور پھر ان کو اس رنگ میں پیش کر دیا کہ جس سے اپنے مخالف فریق کے عقائد پر زد پڑتی ہو۔ بلکہ علمی طریقہ یہ ہے کہ مخالف فریق نے اپنے حق میں جو دلائل پیش کئے ہیں ان کی جانچ پڑتال کی جائے اور پھر مسلمہ اصولوں کی روشنی میں ان دلائل کی غلطیاں بتائی جائیں۔ اس وقت اس امر کے متعلق ہم سوائے اظہار افسوس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتے بہرحال ہمیں خوشی ہے کہ گو درنجف نے خود اپنی نصیحت پر اس دفعہ عمل نہیں کیا۔ پھر بھی اس نے جو تجویز پیش کی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے اور ہمیں امید ہے کہ وہ اپنی نصیحت پر آئندہ عمل کر کے بھی دکھائے گا اور مسلمان علماء کے سامنے اچھا نمونہ پیش کرے گا۔ اور انشاء اللہ ہمیں اس معاملے میں کسی سے پیچھے نہیں پائے گا۔

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۴۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۳۰، ۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۴۹ء (اتوار۔ پیر۔ منگل) کو سلسلہ کے نئے مرکز ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی خدام سے خطاب فرمائیں گے۔ نوجوانان احمدیت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے اس ملی اجتماع میں شامل ہونا چاہیئے۔

(معتمد)

رپورٹیں جلد بھجوائی جائیں!

مختلف جماعتوں کی طرف سے مغربی پنجاب اسمبلی کے احمدی رائے دہندگان کی نام بنام فہرستیں موصول ہو رہی ہیں۔ ہدایت یہ تھی کہ تمام جماعتیں اپنے ہاں کے تمام احمدی رائے دہندگان کی فہرستیں تیار کر کے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور مرکز کو صرف تعداد سے اطلاع کر دیں۔ ابھی بہت سی جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ چونکہ فہرستوں کی تیاری کا پہلا دور ختم ہو چکا ہے اس لئے تمام جماعتوں کے امراء۔ پریذیڈنٹ یا سیکرٹری صاحبان جلد رپورٹ بھجوا دیں تا کہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔ رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کا ذکر ہونا چاہیئے۔ (۱) نام جماعت (۲) ذیل جس میں گاؤں واقع ہے (۳) تھانہ (۴) تحصیل (۵) ضلع۔ (۶) تعداد احمدی رائے دہندگان۔

یہ یاد رہے کہ گو ذیلداریاں توڑ دی گئی ہیں تاہم ذیلوں کی حدود قائم ہیں۔ اس لئے ذیل کا نام ضرور درج کیا جائے۔ جن اضلاع میں ضلع وار نظام قائم ہے ان جماعتوں کا فرض ہے کہ اس رپورٹ کی ایک نقل اپنے ضلع کے امیر جماعت کو بھی بھجوائیں۔

(شعبہ انتخابات نظارت امور عامہ ربوہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک قدیم صحابی کا انتقال

محترم قبلہ والد معظم سید صادق حسین صاحب مختار اٹاوہ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے بعارضہ پیچش آٹھ یوم بیمار رہ کر مورخہ ۷ اکتوبر ۴۹ء بعد نماز مغرب اس دنیائے فانی سے انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے آمین

خاکسار سید رضا حسین احمدی عرائض نویس کلکٹری اٹاوہ یو۔ پی

ضرورت

دفتر فضل عمر ہوسٹل میں ایک کلرک کی ضرورت ہے امیدوار کے لئے ضروری ہے کہ وہ میٹرکولیٹ ہو۔ تنخواہ کا گریڈ یہ ہو گا۔ ۳۰/ روپے ۱۴/ روپے مہنگائی الاونس اور ۷/ روپے لاہور الاونس۔ کل ۵۱/ روپے

سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل لاہور

پتہ مطلوب ہے!

مکرمی محمد صادق صاحب پسر کرم الدین صاحب راجپوت سکنہ ڈینگروٹ کوٹلی ضلع میرپور جموں حال کراچی کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو ذاتی طور پر علم ہو تو وہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ نظارت بیت المال

اعلان

لاہور میں سکول بنانے کے متعلق امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور نے ذیل کے احباب پر مشتمل جو کمیٹی بنائی ہے اس کا اجلاس ہفتہ کے روز ۱۵ اکتوبر۔۔۔۔ کوٹھی نمبر ۱۴ کچہری روڈ میں بعد نماز مغرب ہو گا۔ ممبران کمیٹی سے درخواست ہے کہ وقت پر اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

ممبران کمیٹی:۔ چوہدری اسد اللہ خانصاحب۔ ملک غلام رسول صاحب شوق۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔ ڈاکٹر عبدالاحد صاحب۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب۔

(سلطان محمود شاہد)

خدام اپنے اجتماع میں شمولیت کے لئے خیمے کا ضروری سامان ہمراہ لائیں (ڈاکٹر) مرزا منور احمد نائب صدر

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۳۰

جماعت احمدیہ مالی لحاظ سے اس وقت ایک نازک دور میں سے گزر رہی ہے

نزاکت وقت کی اہمیت کو محسوس کرو اور اپنے فرائض کی طرف توجہ کرو

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ ر اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام مسجد احمدیہ لاہور

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے چار یا پانچ دن سے دوران سر کی شکایت ہے جس کی وجہ سے ڈاکٹری مشورہ تو یہ تھا کہ مجھے تین چار دن لیٹے رہنا چاہیئے۔ کیونکہ جب سر میں چکر آتا ہو اس وقت کھڑا ہونا تو الگ، رہا بیٹھنا بھی بعض دفعہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور جسم فوراً گر جاتا ہے۔ لیکن جمعہ کی وجہ سے میں نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ خواہ مجھے مختصر خطبہ ہی کیوں نہ پڑھنا پڑے۔ جمعہ کے لئے چلا جاؤں۔ باقی نمازوں میں میں ڈاکٹری ہدایت کے مطابق نہیں آتا۔ اور شائد اس تسلسل میں یہ آخری جمعہ ہو گا جو میں یہاں پڑھاؤں گا۔ کیونکہ عید کی وجہ سے اور بعض دوسرے حالات کی وجہ سے ربوہ کا آنا جانا ایسے رنگ میں ہؤا کہ بعض جمعے مجھے یہیں پڑھانے پڑے۔ لیکن اب پروگرام ایسی شکل میں آچکا ہے کہ غالباً میں آسانی کے ساتھ

جمعہ کے لئے ربوہ

جا سکوں گا۔ بشرطیکہ میری صحت اچھی ہوئی۔

میں آج جماعت کو اور در حقیقت لاہور کی جماعت کو نہیں۔ بلکہ تمام جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ بعض حادثات کی وجہ سے اور بعض واقعات کی وجہ سے سلسلہ کی مالی حالت اس وقت اتنی گر گئی ہے۔ کہ اگر جلد اس کا تدارک نہ ہؤا تو شائد چند ماہ ہی میں ہمیں بہت سے محکمے بند کرنے پڑیں گے۔ ہمارا بیت المال کا دفتر تو یہی دہراتا چلا جاتا ہے۔ کہ ہندوستان کے چندوں کی کمی کی وجہ سے یہ واقعہ ہؤا ہے۔ مگر یہ محض اپنی غفلت اور سستی کے چھپانے کا ایک عذر ہے۔ کیونکہ وہاں کے چندے جو اب بند ہیں پانچ چھ ہزار سے زائد کے نہیں۔ مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ نوجوان جن کو میں کام کے لئے آگے لایا تھا اور جن کے متعلق میں سمجھتا تھا کہ وہ کام سنبھال لیں گے۔ اور میں پرانے کارکنوں پر خفا تھا کہ کیوں وہ نوجوانوں کو آگے نہیں لاتے تاکہ وہ کام سیکھ سکیں۔ انہیں سے وہ نوجوان جو ہمارے مرکز میں آئے ہیں۔ وہ کچھ اچھے ثابت نہیں ہوئے۔ بجائے اسکے کہ وہ کام کرتے۔ پہلے بزرگوں پر اعتراض کرنے اور ان سے لڑنے جھگڑنے میں ہی اپنا وقت صرف کر دیتے ہیں لیکن بیرونی مشنوں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے

بعض اچھے اچھے کارکن

نکل رہے ہیں۔ اور بعض نے تو نہایت اعلےٰ درجہ کی قربانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ جو بتاتا ہے کہ جماعت میں ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو وقت پڑنے پر بغیر کسی مدد اور اعانت کے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس بارہ میں سب سے اچھا نمونہ اس نوجوان نے دکھایا ہے۔ جو سب سے کم تعلیم یافتہ ہے۔ یعنی کرم الٰہی ظفر جب موجودہ مشکلات کی وجہ سے ہم نے بعض بیرونی مشنوں کو بند کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور کہہ دیا کہ وہی لوگ کام جاری رکھیں۔ جو اپنا بوجھ آپ اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ تو اس وقت وہ مشن جن کو بند کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ ان میں فرانس اور ہسپانیہ کے مشن بھی تھے۔ ہمارے اس فیصلہ پر ان دونوں ممالک کے مشنریوں نے درخواست کی کہ ہمارے

مشن بند نہ کئے جائیں

اخراجات بے شک بند کر دیئے جائیں۔ ہم اپنا بوجھ خود اٹھائیں گے۔ اور ان مشنوں کو جاری رکھیں گے چنانچہ ان دونوں مشنریوں کی دو سال کے عرصہ میں ہم نے کوئی مدد نہیں کی۔ بلکہ پارٹیشن سے کچھ عرصہ پہلے کی بعض رقمیں بھی انہیں بھجوائی نہیں گئیں۔ اگر اس عرصہ کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو یہ اڑھائی یا پونے تین سال کا عرصہ بن جاتا ہے۔ جہاں تک ہمت سے بیٹھے رہنے کا سوال ہے اس میں یہ دونوں برابر ہیں۔ دونوں ہمت سے بیٹھے رہے۔ اور تنگی ترشی سے گزارہ کرتے رہے۔ لیکن جہاں تک تبلیغ کو فوراً سنبھال لینے کا سوال ہے۔ اس میں کرم الٰہی صاحب ظفر مقدم ہیں۔ کیونکہ ملک عطاء الرحمٰن صاحب جو لاہور کے ہی باشندے ہیں۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد تبلیغ کے کام کو سنبھال سکے۔ اب تو انہوں نے بھی جلسے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اور تبلیغ کو کچھ ڈاک کے ذریعہ وسعت دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور کچھ لٹریچر بھی فرانسیسی زبان میں شائع کرنے لگے ہیں۔ مگر یہ موجودہ چھ مہینے کی بات ہے۔ اس سے پہلے وہ

اپنے پاؤں پر

کھڑا ہونے کی ہی کوشش کرتے رہے ہیں۔ لیکن کرم الٰہی صاحب ظفر نے ابتدائی چھ مہینے کے اندر اندر ایسی صورت پیدا کر لی۔ کہ جس کی وجہ سے وہ اپنی تبلیغ کو وسیع کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے میری ایک کتاب کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا۔ اور اسے ملک میں شائع کیا۔ اور اب اسلامی اصول کی فلاسفی کا ترجمہ کر کے انہوں نے شائع کیا ہے۔ اور یہ ساری کمائی انہوں نے خود محنت کر کے کی ہے۔ اور بعض دفعہ تو ایسے رنگ میں کمائی کی ہے کہ آجکل کے تعلیم یافتہ نوجوان اگر اس رنگ میں کام کریں تو ان کی طبائع پر سخت گراں گزرے۔ یعنی بازار میں کھڑے ہو کر عطر کی شیشیاں فروخت کرتے اور پھر جو کچھ آمد ہوتی۔ اس سے اپنے اخراجات چلاتے ایک طرف

بازار میں کھڑے ہو کر

شیشیاں بیچنا اور دوسری طرف مبلغ کا ایکس ہو۔ اور اسکے اعزاز و احترام کا سوال ہو یہ بڑا مشکل مرحلہ ہے۔ اور ہر شخص ایسا نہیں کر سکتا۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہوتا ہے جو ایسا کر سکتا ہے۔ بلکہ ہزاروں میں سے بھی نہیں۔ لاکھوں میں سے کوئی ایک کوئی ایک ہوتا ہے۔ جو ایسا کر سکتا ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ ایسا ہؤا بھی کہ لوگوں نے ان سے کہا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے تم تو مبلغ ہو۔ اور پھیری کا کام جو گداگری کے برابر ہے کر رہے ہو۔ انہوں نے کہا جو سچائی ہے وہ لوگوں تک پہونچانا ہمارا فرض ہے۔ مگر ہماری جماعت ایک غریب جماعت ہے وہ خرچ نہیں دے سکتی۔ اسلئے میں خود کمائی کر رہا ہوں اسپر بعض دفعہ ہسپانیہ کے بعض بڑے بڑے آدمیوں نے انہیں چار چار یا پانچ پانچ پونڈ تحفہ کے طور پر دیئے اور کہا کہ ہمیں بھی ان نیک مقاصد میں شامل کیجئے۔ اسی طرح بعض اور مشنریوں نے اپنی اپنی جگہ اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ بلکہ بعض مولویوں نے بھی بیرونی ممالک میں نہایت اچھا کام کیا ہے۔ عام طور پر مولوی چونکہ باہر نہیں نکلتے۔ اس لئے ان کے متعلق یہ شبہ ہی رہتا ہے۔ کہ وہ دلیری سے ہر موقعہ پر اپنے آپ کو کام کا اہل ثابت کر سکتے ہیں۔ یا نہیں۔ لیکن ہمارے ہالینڈ کے مبلغ حافظ قدرت اللہ صاحب مولویوں میں سے اچھا کام کر رہے ہیں۔ ان کی بہترین مثال ہیں۔ اسی طرح پرانے مبلغوں میں سے مولوی رحمت علی صاحب نہایت اچھا کام کرنے والے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہزاروں افراد کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق ملی۔ اور نہ صرف عام طبقہ کے لوگوں تک انہوں نے

احمدیت کا پیغام

پہونچایا۔ بلکہ ملک کے چوٹی کے آدمی ہیں۔ انکو بھی وہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ ابھی ڈاکٹر حطہ جو انڈونیشیا کے وزیر اعظم ہیں۔ ڈچ حکومت سے معاہدہ کرنے کے لئے ہالینڈ گئے۔ اور ہمارا مشنری ان سے ملنے کے لئے گیا۔ تو ڈاکٹر حطہ نے فوراً کہا۔ کہ میں آپ کی جماعت کو خوب جانتا ہوں۔ آپ کے مبلغ مجھ سے ملتے رہتے ہیں۔ اور وہ ہمیں تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مبلغ ملک کے چوٹی کے آدمیوں تک بھی پہنچتے اور انہیں احمدیت کا پیغام پہونچاتے ہیں۔ بس میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہمارے نوجوان قطعی طور پر ناکام رہے ہیں۔ ہمارے نوجوانوں میں سے ایک طبقہ ایسا ہے جو نہایت اچھا کام کر رہا ہے۔ امریکن مشن کو خلیل احمد صاحب ناصر نے انگریزی مشن کو مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اور سوئیٹزرلینڈ کے مشن کو شیخ ناصر احمد صاحب نے عمدگی سے سنبھالا ہؤا ہے۔ جرمنی کے مشن کی مشکلات اب شروع ہو رہی ہیں۔ پہلے اس مشن میں ایسے آدمی آ گئے تھے۔ جو سمجھتے تھے کہ پاکستان اور ہندوستان مالدار ملک ہیں۔ ہم اس مشن میں شامل ہو کر ان ممالک سے کمائی کر سکیں گے مگر جب ان پر حقیقت کھلی کہ یہ تو قربانی کا مطالبہ کرنے والی جماعت ہے۔ تو ان کا گروہ کا گروہ الگ ہو گیا۔ اب عبداللطیف صاحب جو وہاں کے مبلغ ہیں اپنے طور پر جماعت بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ وہ خاموش طبیعت نوجوان ہیں مگر اچھا کام کرنے والے ہیں پس میرا یہ منشاء نہیں کہ ہمارے نوجوانوں نے ہر موقعہ پر ناکامی اور نامرادی کا طریقہ اختیار کیا۔ ان میں سے بعض نے نہایت اچھا نمونہ دکھایا ہے خصوصاً ان نوجوانوں نے جو غیر ممالک میں گئے۔ مگر جو نوجوان ہمارے مرکز میں کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے اکثر ایسے نکلے ہیں کہ بجائے اسکے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں لڑائی جھگڑے میں ہی اپنا وقت گزارتے رہتے ہیں۔ اور ان کی بڑی خواہش یہی ہوتی ہے کہ کوئی عہدہ مل جائے کوئی اختیار حاصل ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالانکہ عہدہ اور اختیار سے کام نہیں چلتا۔ کام کرنے سے کام ہوا کرتا ہے۔ ان میں سے بھی بعض نوجوان نہایت اچھا کام کر رہے ہیں۔ مثلاً میاں عزیز احمد جو پہلے نائب محاسب کے طور پر کام کیا کرتے تھے نہایت اچھے کارکن ہیں اور بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ جہانتک قابلیت کا سوال ہے چوہدری اعجاز نصر اللہ خاں بھی سمجھدار نوجوان ہیں مگر ابھی تک ان میں محنت کی عادت پیدا نہیں ہوئی۔ چونکہ انہوں نے امیر گھرانے میں پرورش پائی ہے اس لئے محنت کے عادی نہیں لیکن بہرحال ان میں قابلیت موجود ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر وقت لگا کر کام کرنے کی عادت انہیں پڑ جائے تو وہ کامیاب ثابت ہوں گے۔

بعض اور نوجوان

بھی ایسے ہیں جو نہایت اچھا کام کر رہے ہیں۔ بلکہ بعض کی تعلیم بالکل کم ہے لیکن کام کے لحاظ سے نہایت اعلیٰ درجہ کے کارکن ہیں۔ مثلاً قریشی عبد الرشید صاحب ایک معمولی کلرک تھے۔ ان کی تعلیم صرف انٹرنس تک ہے۔ میں نے ان کو کام پر لگایا اور اب وہ اچھے وکیل المال ثابت ہو رہے ہیں۔ جب کبھی حساب کا کوئی پیچیدہ عقدہ پیش آتا ہے تو اس گتھی کو سلجھانے کے لئے انہی کو مقرر کیا جاتا ہے اور وہ نہایت خوش اسلوبی سے اس کو سرانجام دیتے ہیں۔ مگر بعض جیسا کہ میں نے بتایا ہے ناکام بھی رہے ہیں اور جہانتک میں سمجھتا ہوں ہماری مالی حالت کے گر جانے میں بہت سا دخل ایسے نوجوانوں کا بھی ہے اور کچھ اس بات کا بھی دخل ہے کہ ہمارا مرکز

لاہور سے ربوہ

چلا گیا جبکہ وہاں ڈاکخانے کا کوئی انتظام نہ تھا۔ اور منی آرڈروں کی تقسیم کا انتظام تو اب تک بھی نہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعتوں نے چندے بھجوائے اور انہیں رسیدات نہ ملیں تو وہ سست ہو گئیں۔ اور انہوں نے سمجھا کہ جب ہمارا پہلا چندہ ہی ابھی تک نہیں پہنچا تو ہم اور چندہ کس طرح بھجوائیں کچھ دفتروں نے بھی کوتاہیاں کیں اور صحیح طور پر جماعتوں کو یاددہانیاں نہ کرائیں۔ کچھ عملہ کافی نہ تھا جس کی وجہ سے جماعتوں کے جو خطوط آتے ان کے جوابات نہ دیئے گئے اور کچھ منی آرڈر جو بھجوائے گئے تھے وہ رُکے رہے۔ ان تمام باتوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ باہر کی جماعتوں اور مرکز کا تعلق بہت حد تک کٹ گیا۔ اور جماعتوں میں سستی پیدا ہو گئی۔ انہیں یہ وہم شروع ہو گیا کہ نہ معلوم ہمارے روپے پہنچ بھی رہے ہیں یا نہیں اور جب اس قسم کا وہم پیدا ہو جائے تو لوگ روپیہ بھیجنے میں سستی کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جب پہلے روپیہ کے متعلق تسلی ہو گئی تب ہم اور روپیہ بھیجیں گے مگر چاہیئے تھا کہ ہمارے

مرکزی کارکن

اس بات کو اچھی طرح واضح کر دیتے کہ ربوہ جانے کی وجہ سے یہ یہ مشکلات پیش آئیں گی جماعتوں کو گھبرانا نہیں چاہیئے اور چندہ بھجوانے کی رفتار کو قائم رکھنا چاہیئے۔ انہیں اعلان کرنا چاہیئے تھا کہ ربوہ میں ڈاکخانہ نہیں اور اس وجہ سے لازماً منی آرڈر دیر میں پہنچیں گے اور دیر سے ہی جماعتوں کو جواب بھجوائے جاسکیں گے۔ لیکن اس میں ان کے لئے گھبراہٹ کی کوئی وجہ نہیں۔ ان کے منی آرڈر بہرحال گورنمنٹ کے پاس ہیں وہ ضائع نہیں ہو سکتے اور اگر ضائع ہو جائیں تو گورنمنٹ اس روپیہ کو پورا کرنے کی ذمہ وار ہے۔ اس لئے اس وہم میں مبتلا ہو کر کہ چندے کی رسید کیوں نہیں آئی جماعتوں کو چندے بھجوانے میں سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے یہ

اعلان

انہیں بار بار کرنا چاہیئے تھا اور جماعتوں کو بتانا چاہیئے تھا کہ ہمیں یہ یہ مشکلات درپیش ہیں جن کی وجہ سے انہیں رسیدات نہیں بھجوائی گئیں۔ ان کا روپیہ بہرحال محفوظ ہے۔ لیکن اگر چندے آنے کم ہو گئے تو اس کا سلسلہ کے محکموں پر بہت برا اثر پڑے گا۔ میں نے خود تو تحقیق نہیں کی لیکن محاسب کے عملہ نے مجھے بتایا ہے کہ معمولی بجٹ کو پورا کرنے کے لئے کم سے کم

نوّے ہزار روپیہ ماہوار

آنا چاہیئے اور اگر خاص بجٹ اس میں شامل کر لیا جائے تو ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ کی ماہوار آمد ہونی چاہیئے اگر خاص بجٹ کو نظر انداز کر دیا جائے تب بھی روزمرہ کا کاروبار چلانے کے لئے ہمیں نوّے ہزار روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ پچھلے ایک دو ماہ سے پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی آمدن ہو رہی ہے۔ گویا ہماری آمد نصف تک پہنچ گئی ہے ظاہر ہے کہ اگر اس کمی کو پورا کرنے کے لئے چالیس ہزار روپیہ ماہوار قرض لیا جائے تو ایک سال میں پانچ لاکھ روپیہ قرض ہو جائے گا۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ سال بھر کے بعد ہمیں بہت سے محکمے اڑا دینے ہوں گے بلکہ سال کے درمیان میں ہی ہمیں ضرورت ہو گی کہ ہم بہت سے دفاتر اڑا دیں مشین بند کر دیں۔ اور اپنے کام کو ترقی سے روک دیں۔ گویا بجائے اس کے کہ ہماری یہ کوشش ہوتی کہ ہم اپنے کام کو پھیلائیں اور وسعت دیں ہم اسے سمیٹنے لگ جائیں گے اور اپنی ترقی کو تنزل سے بدل لیں گے۔ پس میں اس خطبہ کے ذریعہ

تمام جماعتہائے احمدیہ

کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ میرے نزدیک چندوں میں یہ کوتاہی اور غفلت مرکز بدلنے کی وجہ سے واقعہ ہوئی ہے۔ جب ہم قادیان سے لاہور آئے تھے اس وقت بھی ہماری آمد اتنی گر گئی تھی کہ چار پانچ ہزار روپیہ ماہوار تک رہ گئی تھی۔ مگر یہ حالت ایک دو ماہ ہی رہی اس کے بعد پھر آمد بڑھنی شروع ہو گئی۔ مگر اس وقت بھی پانچ سات ماہ تک ایسا دھکا لگا تھا کہ جس کی وجہ سے انجمن کا قرضہ بہت بڑھ گیا تھا۔ اگر

دو سال کے بعد

انجمن کو پھر ایک دھکا لگے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ کئی سال تک ہمیں قرضہ اتارنے کی ہی فکر رہے گی۔ ہم اپنے کام کو ترقی نہیں دے سکیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ تمام نقص تبدیلی مرکز سے پیدا ہوا ہے۔ اکثر جماعتوں کو شکوہ ہے کہ دفاتر والے ان کے خطوں کا جواب نہیں دیتے۔ چندہ بھجواتے ہیں تو ان کی رسیدیں انہیں نہیں ملتیں۔ اس کی کچھ وجہ تو یہ ہے کہ عملہ کم ہونے کی وجہ سے دس دس پندرہ پندرہ دن انہیں اپنی فائلوں کو ترتیب دینے میں ہی لگ گئے پھر قادیان سے جب ہم لاہور آئے تو یہاں عملہ ملنا مشکل ہو گیا۔ کیونکہ لاہور کے اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے لوگ ہم سے زیادہ تنخواہیں مانگتے تھے اور ہم انہیں اتنی تنخواہیں دے نہیں سکتے تھے۔ اب ربوہ میں عملہ کی کمی کی شکایت خدا تعالےٰ کے فضل سے دور ہو رہی ہے لیکن ڈاکخانہ کی بعض مشکلات ابھی جاری ہیں۔ بیس بائیس دن ہوئے کہ ڈاکخانہ کھل چکا ہے مگر منی آرڈر ابھی تک ڈلیور نہیں ہوئے۔ وہ سارے کے سارے ڈاکخانہ میں ہی رکے پڑے ہیں۔ ڈاکخانہ والے کہتے ہیں کہ ابھی ہمارے پاس مہریں نہیں پہنچیں۔ اگر منی آرڈروں پر مُہر اور تاریخ نہ ہو اور روپیہ تقسیم کر دیا جائے تو ڈاکخانہ والے پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے کچھ رقمیں ایسی بھی ہیں جو جماعتوں نے تو بھجوا دی ہیں مگر ڈاکخانہ میں

رُکی پڑی ہیں

میں جب ربوہ گیا تھا تو مجھے بتایا گیا تھا کہ تیرہ چودہ ہزار کے منی آرڈر آئے پڑے ہیں۔ اور گو یہ اس کمی کو پورا نہیں کرتے جو ہماری آمد میں واقعہ ہوئی ہے۔ مگر اس سے پتہ لگتا ہے کہ باہر کی جماعتوں نے اگر چندہ بھجوانے میں سستی سے کام لیا ہے تو اس میں ایک حد تک ڈاکخانہ کا بھی دخل ہے۔ اگر یہ روپیہ وصول ہو جائے تو ہو سکتا ہے کہ اس ماہ کی آمد ساٹھ ہزار تک پہنچ جائے یا ممکن ہے ستّر ہزار تک پہنچ جائے لیکن پھر بھی ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتیں اپنے اندر بیداری پیدا کریں اور اس غفلت کو دور کریں جو ان میں دکھائی دیتی ہے۔ میں بتا چکا ہوں کہ اس کمیٔ چندہ میں کچھ اس بات کا بھی دخل تھا کہ انہوں نے منی آرڈر بھیجے تو ان کی رسیدات نہ ملیں۔ چٹھیاں لکھیں تو ان کے جواب نہ گئے۔ چنانچہ کئی لوگوں نے مجھے خط بھی لکھے کہ اتنے دن ہو گئے ہیں ہم چندہ بھجوا چکے ہیں مگر نہ منی آرڈر کا پتہ لگتا ہے اور نہ دفتر والوں نے کوئی رسید بھجوائی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جماعتیں سست ہو گئیں۔ اور انہوں نے چندے بھجوانے بند کر دیئے۔ حالانکہ جماعتوں کو چاہیئے تھا کہ ان حادثات سے بجائے سست ہونے کے وہ اور بھی

چست ہو جاتیں

اور بجائے اس کے کہ وہ ڈر کر اپنا چندہ بھجوانا بند کر دیتیں۔ کسی آدمی کے ذریعہ ہی اپنا چندہ بھجوا دیتیں تاکہ

سلسلہ کا کام

بند نہ ہو۔ یہ ہمارے لئے ایک نہایت ہی نازک دور ہے اور اس میں ہم جتنا اپنی ذمہ واری کو سمجھیں کم ہے۔ ہمیں یہ شبہ نہیں کہ ہم نے جیتنا ہے یا ہمارے مخالف نے۔ یقیناً ہم نے ہی جیتنا ہے اور فتح اور کامیابی ہمارے لئے ہی مقدر ہے۔ ہمارے اندرونی منافق اور بیرونی مخالف یہ سب کے سب ناکام رہیں گے۔ اور وہ دن دور نہیں جب تم دیکھو گے کہ یہی معترض ہماری جوتیاں چاٹیں گے اور ہمارے سامنے ذلیل اور شرمندہ ہوں گے۔ جب خدا تعالےٰ کے نشانات ظاہر ہوں گے۔ جب سلسلہ کی عظمت دنیا پر روشن ہو گی اس وقت وہی منافق جو آج ہماری مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں ذلیل ہو کر ہمارے سامنے آئیں گے اور ہماری جوتیاں چاٹنے پر مجبور ہوں گے۔ مگر اس وقت ان کو

وہ مقام

میسّر نہیں آئے گا جو آج قربانی کرنے والوں کو میسّر آسکتا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ نیچے رہیں گے۔ اور وہ لوگ جو دین پر ثابت قدم رہیں گے اونچے رکھے جائیں گے قرآن کریم نے اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سابقون کا مقابلہ بعد میں آنے والے لوگ نہیں کر سکتے۔ اس میں جماعتوں کے قیام اور ان کی ترقی کا ایک زبردست راز بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ جماعتیں جو مجرموں کو بھول جاتی ہیں وہ جماعتیں جو غدّاروں کو بھول جاتی ہیں۔ وہ جماعتیں جو شرارت کرنے والے عنصر کو بھول جاتی ہیں وہ دنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتیں۔ وہ لوگ جنہوں نے جرم کئے۔ جنہوں نے مخالفتیں کیں۔ جنہوں نے بکواسیں کیں۔ جنہوں نے شرارتیں کیں اور پھر اپنے گناہوں سے تائب ہو گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو کبھی اس رتبہ پر نہیں پہنچایا جا سکتا جس رتبہ پر وہ شرارت کرنے سے پہلے قائم تھے اگر بکواس کرنے اور سلسلہ میں تفرقہ پیدا کرنے کے بعد بھی کوئی شخص اس مقام پر پہنچ جائے جس مقام پر وہ پہلے کھڑا تھا تو

اخلاص اور ایمان

پر قائم رہنے کی جدوجہد کمزور ہو جاتی ہے اور لوگ سمجھتے ہیں کیا ہوا اگر چند دن کو اس بھی کر لی۔ بعد میں تو ہمیں پھر بھی مقام میسّر آ نے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لو۔ آپ کے ہاں مرتدین اور معترضین کو کبھی کسی اعلےٰ مقام پر نہیں لایا جاتا تھا بلکہ ان میں سے بعض کو وطن لوٹنے کی بھی اجازت نہ دی جاتی تھی۔ ایک مرتد کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم تھا کہ وہ جہاں ہے اسے قتل کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں اسے توبہ نصیب ہوئی اور وہ بھی اس طرح کہ ایک دفعہ جب حضرت ابوبکر رضؓ کے لڑکے حضرت عبدالرحمٰن پر حملہ ہو رہا تھا۔ اس نے دشمن کے لشکر میں سے نکل کر ان کو بچایا وہ اس وقت عیسائی لشکر میں شامل تھا۔ اور انہی کی طرف سے لڑ رہا تھا جب

حضرت ابوبکر رضؓ

کے بیٹے پر حملہ ہوا۔ تو اس کی اسلامی رگ جوش میں آگئی۔ اور اس نے آگے بڑھ کر حملہ کرنے والے کو قتل کر دیا۔ اس پر اسے معاف تو کر دیا گیا۔ مگر پھر وہ ایک عام مسلمان کی حیثیت میں ہی رہا۔ اسے کوئی اعلےٰ مقام یا عہدہ نہیں دیا گیا۔ ہماری جماعت میں یہ نقص ہے کہ جب کوئی مرتد تائب ہوتا ہے تو بیسیوں مخلص آ آ کر سفارش کرنے لگ جاتے ہیں کہ اُسے پھر اسی مقام پر پہنچا دیا جائے۔ جس مقام پر وہ ارتداد سے پہلے تھا۔ اور جب کسی مرتد کو اسی مقام پر پہنچا دیا جائے گا جس مقام پر وہ پہلے تھا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ مرتد ہونا گراں نہیں گذرے گا اور اخلاص پر قائم رہنے کی جدوجہد کمزور ہو جائیگی لیکن اگر جماعت کے اندر یہ احساس ہو۔ کہ جو شخص مرتد ہونے کے بعد توبہ کرتا ہے اسے ہم کبھی امام نہیں بننے دیں گے اسے ہم پہلی صف میں بھی جگہ نہیں دیں گے اسے ہم دوسری صف میں بھی جگہ نہیں دیں گے۔ اسے ہم تیسری صف میں بھی جگہ نہیں دیں گے۔ اسے ہم چوتھی صف میں بھی جگہ نہیں دیں گے بلکہ اسے ہم جوتیوں کے پاس کی صف میں جگہ دیں گے تو مرتد ہونے والا سوچ سمجھ کر مرتد ہو۔ کیونکہ ہر وہ شخص جو مرتد ہوتا ہے اگر ظاہر میں نہیں تو کم از کم دل میں یہ ضرور سمجھتا ہے کہ

یہ سلسلہ سچا ہے

ایسا کوئی مرتد ہم نے نہیں دیکھا جو بالکل ہی مرتد ہو گیا ہو۔ اس میں کچھ نہ کچھ احمدیت کی رگ ضرور رہ جاتی ہے۔ کبھی مرتد ہو کر یہ کہے گا کہ میں اس خلیفہ کو نہیں مانتا اور بڑھے گا تو کہے گا میں خلافت کو نہیں مانتا اور بڑھے گا تو کہے گا کہ میں مرزا صاحب کی نبوت کو نہیں مانتا کبھی کہے گا مجھے فلاں عقیدہ میں اختلاف ہے۔ کبھی کہے گا یہ جماعت ہے تو بڑی قربانی کرنے والی مگر فلاں نقص اس میں پایا جاتا ہے بہرحال کوئی نہ کوئی رگ احمدیت کی اس میں ضرور رہ جاتی ہے۔ کامل مرتد میں نے آج تک کوئی نہیں دیکھا اور جب احمدیت کی کوئی نہ کوئی رگ مرتد ہونے والے میں بھی رہ جاتی ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اس کے گلے میں رسی بندھی ہوتی ہے وہ کسی نہ کسی وقت ضرور واپس آئے گا۔ اور جب کسی نے ضرور واپس آنا ہے تو اگر ایسے آدمی کو ہم ڈرائیں اور اسے واضح طور پر بتا دیں کہ توبہ کرنے کے بعد تم ہماری جوتیوں میں بیٹھو گے تم کسی اعلیٰ مقام یا عہدہ کے حقدار نہیں ہو گے تو اس کے دل میں فوراً یہ احساس پیدا ہو جائے گا کہ مجھے مرتد نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ خطرناک ہے۔ جب اس کا دل کہتا ہے کہ

آج نہیں تو کل

میں نے ادھر ہی آنا ہے تو اگر اسکے دل میں یہ ڈر پیدا کر دیا جائے کہ واپس آ کر تم اس مقام کو حاصل نہیں کر سکو گے جس پر اب قائم ہو تو وہ سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیگا اور کوئی بہت ہی گری ہوئی حالت والا انسان ہی ہو گا جو اسکے بعد بھی ارتداد اختیار کرے گا۔ میرے نزدیک یہ جماعت کی کمزوری ہے کہ وہ مرتدین کے متعلق غیرت مندانہ رویہ اختیار نہیں کرتی۔ آخر جماعت کو یہ احساس ہونا چاہیئے کہ جو شخص ارتداد اختیار کرتا ہے اسے مومنوں پر افسر کسطرح مقرر کیا جا سکتا ہے ایک وہ ہے جو برابر مومن رہا اور ایمان کی حالت پر قائم رہا اور ایک وہ ہے جو مرتد ہو جاتا اور صداقت کو دیکھ کر اور اسے قبول کر کے پھر اس سے روگردان ہو جاتا ہے مگر جب واپس آتا ہے تو

سفارشیں کرنیوالے

آگے بڑھتے ہیں اور کہتے ہیں اسے مومنوں کا سردار مقرر کر دیا جائے۔ میری عقل میں تو یہ بات نہیں آ سکتی کہ اسے مومنوں کا افسر کس طرح مقرر کیا جا سکتا ہے۔ چاہے وہ کتنے ہی چھوٹے درجہ کے مومن ہوں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت عمر رضؓ بعد میں آئے اور وہ مومنوں کے سردار بن گئے۔ مگر عمر رضؓ نے کفر کی حالت سے نکل کر اسلام قبول کیا تھا۔ ان پر اس سے پہلے حجت تمام نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے نور کو دیکھا نہیں تھا۔ انہوں نے اسلام کی صداقت کو پرکھا نہیں تھا۔ جب انہوں نے اس نور کا مشاہدہ کیا جب انہوں نے اسلام کی صداقت کو پرکھا جب انہوں نے کفر کو ترک کر کے اسلام قبول کیا۔ تو چونکہ ان میں قابلیت موجود تھی اس لئے وہ مومنوں کے سردار بن گئے۔ لیکن مرتد تو وہ ہے جو اسلام کے نور کو دیکھ چکا اس کی صداقت کو پرکھ چکا اس کی غلامی کو اختیار کر چکا اگر وہ گرتا ہے تو اسکے معنے یہ ہیں کہ اس کا کیریکٹر کمزور ہے اور جس کا کیریکٹر کمزور ہے اسکو مومنوں کا سردار بنا دینا بالکل عقل کے خلاف ہے اگر جماعت یہ

فیصلہ کر لے

کہ جو شخص مرتد ہونے کے بعد ہماری طرف واپس لوٹے گا۔ اسکا مقام جوتیوں میں ہو گا۔ وہ مومنوں کا افسر نہیں ہو سکتا تو یقیناً اگر دس مرتد ہونے والے ہونگے تو آئندہ صرف ایک مرتد ہو گا نو نہیں ہوں گے۔ کیونکہ وہ سمجھیں گے کہ جب ہم نے ٹھوکریں کھا کر ادھر ہی آنا ہے تو کیوں نہ خاموش رہیں اور فتنہ پیدا نہ کریں۔ اس کے بعد خدا چاہیگا تو ان کو ایمان نصیب ہو جائیگا۔ اور ان کی پردہ پوشی ہو جائے گی۔ اور اگر خدا چاہیگا تو ان کو نکال دے گا۔ بہرحال اس رویہ سے مرتدین میں کمی ضرور آ جائیگی۔ زیادتی اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ فوراً سفارشیں شروع ہو جاتی ہیں کہ اب چونکہ فلاں شخص نے توبہ کر لی ہے اسلئے اسے فلاں عہدہ دیدیا جائے قادیان میں ایک دفعہ ایک شخص مرتد ہوا اور اس نے دعویٰ کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوتے ہیں۔ میں تو ان سے بھی بڑا ہوں میں نے اسے جماعت سے نکال دیا چار پانچ سال دھکے کھا کر آخر اسنے توبہ کی اور پھر وہ بیعت میں شامل ہوا مگر اس نے توبہ کی اور اُدھر سفارشیں شروع ہو گئیں کہ اسے فلاں جگہ کا

امام جماعت

بنا دیا جائے فلاں علاقہ میں اسے مبلغ مقرر کیا جائے ایک شخص کا دماغ اتنا بڑا ہو جاتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑا ہوں۔ مگر پھر اسلئے کہ وہ توبہ کر چکا ہے اسے جماعت کا امام اور مبلغ بنا دیا جائے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو کم از کم میری عقل اور سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ بے شک وہ توبہ کرے۔ لیکن جب تک وہ زندہ رہے گا ایک چھوٹے سے چھوٹے احمدی کے پیچھے اسے رکھا جائیگا۔ کیونکہ اس چھوٹے احمدی کا کیریکٹر مضبوط ہے یہ مرتد نہیں ہوا اور وہ مرتد ہو چکا ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں ایک ان پڑھ اور جاہل شخص جو اشہدو کی بجائے اسھد کہتا ہے بلکہ اشہد کہنے کی بجائے اشہڈ کہتا ہے وہ بھی

خدا تعالےٰ کے نزدیک

اس مرتد ہونے والے سے ہزار درجہ بہتر ہے خدا تعالےٰ کے نزدیک چاہے وہ بخشا ہوا ہی ہو۔ ہمارے نزدیک تو وہ اپنی موت تک تمام مومنوں سے پیچھے رہے گا اور اسے کبھی ان کا سردار نہیں بنایا جائے گا

غرض ہمارے لئے یہ ایک نہایت ہی نازک موقع ہے۔ کمزور ایمان والوں کو ٹھوکریں لگ رہی ہیں اور منافق اپنے نفاق کا اظہار کر رہے ہیں۔ ایسے موقعہ پر مخلصین کو زیادہ جوش اور عزم کے ساتھ دین کی خدمت کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیئے۔ میں نے ایک گذشتہ خطبہ میں کسی منافق کے خط کا ذکر کیا تھا۔ بعض نے کہا تھا کہ یہ لاہور کا نہیں ہو سکتا۔ میں نے انہیں جواب دیا تھا کہ مجھے بھی شبہ ہے کہ یہ کسی باہر کے شخص کا ہے۔ اب مجھے کچھ انداز سے ایسے ملے ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ قادیان سے آنے والے ایک شخص کا ہے۔ بہرحال جماعت میں ایسے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔ جو قسم قسم کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اور درحقیقت یہی وہ وقت ہوتا ہے۔ جب مخلص

اپنے جوشِ ایمان

میں آگے بڑھتے اور دین کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کی قربانیوں کا مظاہرہ کرتے ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ احزاب کے موقعہ پر منافقوں نے شور مچایا اور کہا کہ

مسلمان اب

گئے۔ ان کا کوئی ٹھکانا نہیں رہا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو کمزور دل انسان ہیں۔ وہ تو ان سے متأثر ہوتے ہیں۔ مگر جب یہ لوگ مومنوں کے پاس پہنچتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ تو اب تمہارا خاتمہ ہوا

تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا ایمان تو تمہاری ان باتوں سے بہت ہی بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ جو باتیں تم بیان کر رہے ہو۔ وہی باتیں قرآن کریم نے پہلے سے بیان کر دی تھیں۔ اور بتلا دیا تھا کہ ایسا ابتلاء آنے والا ہے۔ پس جتنے بڑے ابتلاء کی تم نے خبر دی ہے۔ اتنا ہی ہمارا ایمان زیادہ ہو گیا ہے۔ پس ابتلاؤں سے مومنوں کا ایمان کم نہیں ہوتا بلکہ اور بھی ترقی کرتا ہے مثلاً

ہمارا قادیان سے آنا

ہی لے لو۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اسی وجہ سے ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ حالانکہ اس حادثہ کی وجہ سے ہمارے ایمان تو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔ اول تو جس رنگ میں ہماری قادیان کی جماعت کے افراد دشمن کے حملوں سے محفوظ رہ کر پاکستان پہنچے ہیں۔ اس کی نظیر مشرقی پنجاب کی کسی اور جماعت میں نہیں ملتی۔ جس طرح ہماری عورتیں محفوظ پہنچی ہیں۔ جس طرح ہمارے مرد محفوظ پہنچے ہیں۔ اور جس طرح بیسیوں لوگوں کے سامان بھی ان کے ساتھ آئے ہیں۔ اس کی کوئی ایک مثال بھی مشرقی پنجاب میں نظر نہیں آ سکتی۔ نہ لدھیانہ کے قافلوں میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے نہ جالندھر کے قافلوں میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ اور نہ فیروزپور کے قافلوں میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے۔ لدھیانہ اور جالندھر کے قافلوں کے ساتھ فوجیں تھیں۔ حفاظت کا سامان تھا۔ مگر پھر بھی ان میں سے ہزاروں لوگ مارے گئے۔ لیکن قادیان کے لوگوں کے ساتھ

کوئی فوج نہیں تھی

پھر بھی وہ سب کے سب سلامتی کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے۔ پس اول تو یہی کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ ہزاروں افراد کی جماعت قادیان سے نکلی اور سلامتی کے ساتھ یہاں پہنچ گئی۔ کوئی ایک مثال بھی تو ایسی پیش نہیں کی جا سکتی جس میں اللہ تعالیٰ کا یہی سلوک اور مسلمانوں کے ساتھ ہوا ہو۔ پھر چاہے بعض کو ٹھوکریں لگیں۔ مگر یہ کتنا بڑا نشان ہے۔ کہ ہماری انجمن کا اتنا بڑا محکمہ قادیان سے اٹھ کر لاہور آ گیا۔ اور یہاں آتے ہی چالو ہو گیا۔ گورنمنٹ کے محکموں کے سوا کوئی ایک مثال ہی بتائی جائے کہ کسی جماعت کے وہاں اس قدر محکمے ہوں۔ اور پھر وہ اسی طرح آتے ہی چل پڑے ہوں۔ جس طرح پہلے چل رہے تھے۔ یہ تو بالکل الٰہ دین کے چراغ والی بات ہو گئی۔ جس طرح اس چراغ سے آناً فاناً ایک محل تیار ہو جاتا تھا۔ اسی طرح یہ ایک حیرت انگیز واقعہ ہوا۔ کہ قادیان سے احمدیت اٹھی۔ اور لاہور میں آ کر قائم ہو گئی۔ اور قائم بھی ایسی شان سے ہوئی۔ کہ آج دنیا میں احمدیت کا نام جس قدر بلند ہے۔ جس قدر عظمت اسے حاصل ہے

یہ بلندی اور عظمت

اس سے بہت زیادہ ہے۔ جو اسے قادیان میں حاصل تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا نشان ہے کہ اس عرصہ میں وہ بیسیوں پیشگوئیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائی تھیں یا میرے ذریعہ سے ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پورا کیا۔ اور جب میں بیسیوں کا لفظ استعمال کرتا ہوں تو میں غلط نہیں کہتا۔ میں مبالغہ سے کام نہیں لیتا۔ واقعہ یہی ہے کہ بیسیوں پیشگوئیاں ہیں۔ جو لفظاً لفظاً پوری ہوئیں۔ اور ایسے زور سے پوری ہوئیں کہ ان کو دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ اتنے بڑے نشانات دیکھنے کے بعد قادیان میں جتنا میرا ایمان تھا۔ اس سے یقیناً میرا ایمان اب بہت زیادہ ہے۔ اور جس شکل میں میں نے وہاں خدا تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ اس سے بہت زیادہ شان اور جلال کے ساتھ میں نے خدا تعالیٰ کو اب دیکھا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ ہر مومن جو سوچنے کا عادی ہے۔ جو باغی تعیش کی وجہ سے بعض صداقتوں کو قبول کرنے اور بعض کو رد کرنے کا عادی نہیں اس کا ایمان بھی یقیناً بڑھا ہوگا۔ لیکن فرض کرو۔ اس

حادثہ کی وجہ

سے کسی کو ٹھوکر لگتی ہے۔ تو پھر مومنوں کا یہ کام نہیں کہ وہ خاموشی کے ساتھ بیٹھ رہیں۔ بلکہ انہیں اس کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ آخر دنیا میں ہر چیز کی ایک ضد پائی جاتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ابتدائے آفرینش سے اب تک قائم ہے۔ تاریکی ہو جائے۔ تو اس کو دور کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب تاریکی بہت زیادہ زور پکڑے۔ تو روشنی کو بھی زیادہ زور پکڑنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب گرمیاں آتی ہیں تو لوگ ہتھیار نہیں ڈال دیتے۔ بلکہ ٹھنڈک کے سامان مہیا کرتے ہیں۔ معمولی گرمی ہو۔ تو پانی کا چھڑکاؤ کرتے ہیں۔ اور زیادہ گرمی ہو۔ تو کھڑکیوں اور دروازوں کے آگے کپڑے لٹکا لیتے ہیں۔ اور زیادہ گرمی ہو۔ تو خس کی ٹٹیاں لگا لیتے ہیں۔ زیادہ اچھی حالت ہو تو بعض لوگ بجلی کے پنکھے لگا لیتے ہیں۔ اور زیادہ اچھی حالت ہو۔ تو لوگ پہاڑوں پر چلے جاتے ہیں۔ غرض وہ آخر وقت تک اس کا مقابلہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ گرمی آئے تو وہ شور مچانے لگ جائیں کہ

مر گئے مر گئے

اور اس کے تدارک کی کوئی صورت نہ کریں۔ اس طرح سردیاں آئیں تو یہ نہیں ہوتا کہ لوگ اس کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ بلکہ جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور سمجھ سے حصہ دیا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔ یہی کیفیت کفر اور ایمان کی بھی ہے۔ جب دنیا میں کفر پھیلتا ہے۔ بے ایمانی ترقی کرتی ہے۔ بد اعتقادی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت مومن اس کفر اور بے دینی کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور سمجھتا ہے کہ اگر میں چپ رہا تو یہ ایمان کے خلاف ہوگا۔ ایمان کا اعلیٰ مقام یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنے ہاتھ سے بدی کو دور کر دے اور ادنیٰ مقام یہ ہوتا ہے۔ کہ دل میں برا منائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ادنیٰ ترین ایمان کی علامت یہ ہے کہ تم کوئی بری بات دیکھو۔ تو دل میں اس پر برا مناؤ۔ مگر دنیا میں وہ کون انسان ہے۔ جو یہ پسند کرے گا کہ اسے تھرڈ کلاس مومن شمار کیا جائے۔ ہر شخص یہی خواہش رکھتا ہے۔ اور یہی رکھنی چاہیئے۔ کہ اسے ایمان کا اعلیٰ مقام نصیب ہو۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ

ایمان کا اعلیٰ مقام

یہ ہے کہ تم کوئی بری بات دیکھو تو اسے اپنے ہاتھ سے روکو۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو زبان سے روکو اگر زبان سے بھی روکنے کی طاقت نہیں رکھتے تو دل میں ہی برا مناؤ۔ مگر فرمایا یہ ادنیٰ درجے کا ایمان ہے اور ادنیٰ درجہ کا ایمان کوئی خوشی کی چیز نہیں ہو سکتا۔ مومن کو تو ایسا مقام حاصل کرنا چاہیئے۔ کہ نہ صرف اس کا اپنا ایمان مضبوط ہو بلکہ دوسروں کے ایمان کو بھی وہ مضبوط کرنے والا ہو۔ پس اگر جماعتوں میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ تو مخلصین سے کہتا ہوں کہ تم

ہمت کرو آگے بڑھو

اور ان کی کمزوری کو تبلیغ اور ارشاد کے ساتھ دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور پھر جو کمی ان کے ادائے سلسلے کے اموال میں ہو اس کو خود اپنے چندے بڑھا کر پورا کرو۔ یہ کوئی سوال نہیں۔ کہ سیکرٹری کون ہے اور پریذیڈنٹ کون۔ دیکھو وہ ہمارے مرکزی سیکرٹری ہی تھے۔ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ ہم اتنا مال جمع نہیں کر سکتے کہ مبلغوں کو اخراجات کے لئے روپیہ دے سکیں مگر ہمارے نوجوانوں نے کہا۔ کہ آپ لوگ اگر ہمیں روپیہ نہیں بھجواتے تو بیشک نہ بھجوائیں۔ ہم نوکریاں اختیار کریں گے۔ اور اپنے لئے آپ گزارہ پیدا کریں گے۔ اور انہوں نے ایسا کر کے دکھا دیا۔ اسی طرح مقامی جماعتوں کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ اگر کام نہیں کرتے۔ تو تم خود افراد جماعت کو بیدار کرو۔ اور ان کے اندر ایک نئی زندگی اور نئی روح پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ یہ بیداری کا وقت ہے۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ یہ سونے اور غافل ہو جانے کا وقت نہیں۔ تم میں سے

ہر شخص کا فرض

ہے کہ وہ اپنے آپ کو سیکرٹری اور پریذیڈنٹ سمجھے اور تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو سلسلے کا ذمہ دار سمجھے۔ جب تم میں سے ہر شخص کا ایمان اتنا مضبوط ہو جائے گا۔ کہ وہ سمجھے گا کہ سلسلہ کی عمارت کا بوجھ مجھ پر ہی ہے۔ میں ہی وہ ستون ہوں جس پر احمدیت کی چھت قائم ہے۔ اگر میں ہلا تو احمدیت بھی ہل جائے گی۔ تب تمہیں وہ مقام میسر آ جائے گا۔ کہ کوئی آفت تمہارے سر کو نیچا نہیں کر سکے گی۔ کوئی مصیبت تمہارے قدموں کو ڈگمگا نہیں سکے گی۔ اور کوئی ابتلاء تمہیں ہراساں نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ تم میں سے ہر شخص

ایک چھوٹا نمونہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا۔ اور تم سمجھو گے۔ کہ کام ہم نے کرنا ہے۔ کسی اور نے نہیں کرنا۔ اور جب کسی جماعت میں ایسے لوگ پیدا ہو جائیں۔ تو وہ جماعت کبھی مٹ نہیں سکتی۔ اگر اس عزم کے ساتھ گیارہ آدمی بھی کھڑے ہو جائیں۔ اور ان میں سے دس مر جائیں۔ تو باقی رہنے والا ایک آدمی پھر ان دس مرنے والوں کو زندہ کر دے گا۔ اگر اس عزم کے ساتھ نو سو ننانوے آدمی کھڑے ہو جائیں۔ اور نو سو جگہ قیامت آ جائے۔ تو ننانوے آدمی پھر باقی نو سو جگہوں کو زندہ کر لیں گے۔ پس اصل چیز یہی ہے۔ کہ اپنے اندر عزم پیدا کرو۔ جب ہماری جماعت کے نوجوان یہ فیصلہ کر لیں گے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص سلسلہ کا ذمہ دار ہے۔ تو گیارہ لوگ جنہوں نے ساری دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے محلہ کو فتح نہیں کر سکیں گے۔ اپنے گاؤں یا اپنے شہر کو فتح نہیں کر سکیں گے۔ جب ہماری جماعت کے نوجوان یہ عزم کر لیں گے کہ ہم

دنیا کو فتح کریں گے

تو ساری دنیا کو فتح کرنے میں تو کچھ دیر لگے گی۔ مگر وہ اپنے محلہ اور اپنے شہر کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور انہیں جھنجوڑ کر رکھ دیں گے۔ اور جب وہ اپنے محلہ اور شہر والوں کو جھنجوڑ دیں گے۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں ایمان ہوگا۔ وہ بیدار ہو جائیں گے۔ اور وہ بھی ہر قسم کی قربانیوں کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو۔ اور وقت کی نزاکت کا احساس کرو۔ میں بتا چکا ہوں کہ یہ خطبہ صرف لاہور کی جماعت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حب اٹھرا۔ اسقاط حمل کا چالیس سالہ مجرب علاج فی تولہ ۸/ ۱ مکمل کورس پونے چودہ روپے ۱۳-۱۲-۰ مینیجر حکیم جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں بلکہ باہر کی جماعتوں کے لئے بھی ہے۔ اس لئے میں ہر جگہ کے نوجوانوں اور احمدیوں سے کہتا ہوں کہ تم جو ہمارے کارکن ہیں تم ان کو ہوشیار کرو۔ گو اگر وہ ہوشیار نہ ہوں تو پھر ہر احمدی کا فرض ہے کہ

اس نازک وقت میں

اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے آگے آئے۔ اور سیکرٹری کا کام خود سرانجام دے اگر اس وقت ہماری مالی حالت درست نہ ہوئی۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ چار پانچ سال تک ہم پچھلے قرضہ کو اتارنے میں ہی لگے رہیں گے۔ اور نیا کام نہیں کر سکیں گے پس یہ ایک نہایت ہی نازک وقت ہے اس نازک وقت کی اہمیت کو محسوس کرو۔ اور اپنے فرض کی طرف توجہ کرو۔ اس وقت کی نزاکت کا تم اس سے اندازہ لگا سکتے ہو کہ وہ پیشگوئی جو چار ہزار سال سے ۔۔۔ چلی آرہی ہے۔ کہ ایک زمانہ میں یاجوج اور ماجوج کی لڑائی ہونے والی ہے۔ وہ وقت اب آنے ہی والا ہے۔ اس وقت کو اگر ہم نے ضائع کر دیا۔ اور اپنی ترقی کی کوئی کوشش نہ کی۔ تو اس سے زیادہ ظلم اور کوئی نہیں ہوگا۔ پس وقت کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے ہر شخص کھڑا ہو جائے۔ اور قطع نظر اس سے کہ سیکرٹری کون ہے اور پریزیڈنٹ کون۔ وہ خود کام کرنے لگ جائے۔ یقیناً اللہ تعالے نے ہماری جماعت کو ایمان بخشا ہے۔ اور یقیناً یہ غفلت محض اس وجہ سے واقعہ ہوتی ہے۔ کہ جماعتوں کو خطوں کے جوابات نہیں گئے۔ چندے بھیجے تو ان کی رسیدیں نہیں گئیں۔ روپے بھیجے تو وہ ڈاکخانہ میں ہی پڑے رہے اور چونکہ منی آرڈروں کی انہیں رسید نہ ملی۔ اس لئے انہوں نے کہا۔ کہ اگلا چندہ ہم تب بھیجیں گے جب پہلے چندہ کی رسید آجائے گی۔ اور چونکہ رسیدیں بھیجنے میں زیادہ دیر ہو گئی اسلئے انہوں نے چندہ وصول ہی نہ کیا اور جب لوگوں سے چندہ وصول نہ کیا گیا تو ان سے وہ روپیہ دوسرے کاموں میں خرچ ہو گیا۔ اور اس ماہ کا چندہ دینا ان کے لئے مشکل ہو گیا یہ وجوہات ہیں جن کی وجہ سے میرے نزدیک ہمارے

چندوں میں کمی

واقعہ ہوئی ہے۔ پس یہ نقص محض غفلت کی وجہ سے ہے۔ حالات کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ بے ایمانی یا ایمان کی کمزوری کی وجہ سے نہیں۔ ایمان ہماری جماعت کے دلوں میں ہے اور ضرور ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم انہیں بار بار توجہ دلاتے رہیں کہ اپنے ایمانوں کو ضائع نہ ہونے دیں۔

الفضل میں اشتہار دینا کامیابی کی کلید ہے

ایک ٹریکٹ کی ضرورت

مجھے ایک ضروری مضمون کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک ٹریکٹ سکھ قوم کے نام دردمندانہ اپیل۔ نیز "خالصہ ہوشیار باش" حضرت میاں بشیر احمد صاحب اگر کوئی عاریتہً دے سکتے ہوں تو بعض حوالہ جات نوٹ کر لینے کے بعد واپس کر دیئے جائیں گے۔

مہاشہ محمد عمر معرفت ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ ربوہ!

ولادت!

۱۔ عزیزم محمد عیسیٰ جان صاحب جنرل مرچنٹ کوئٹہ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ ۔۹ ۔۴۹ کی صبح ساڑھے پانچ بجے دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا خادم بنائے۔ نومولود میرا نواسہ ہے

(خاکسار عطاء محمد ہیڈ کلرک۔ دفتر بہشتی مقبرہ)

۲۔ بروز جمعرات مورخہ ۲۲ ستمبر کو مکرمی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا۔ دوست دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو سلسلہ اور اسلام کا سچا خادم بنائے اور اس کی عمر میں برکت دے۔

پتہ مطلوب ہے

نمبر 3055 / ME کرافٹسمین نذیر احمد صاحب جو آئی ای ایم ای میں ملازم تھے اور جن کی بیوی کا نام مسماۃ بخشی بیگم ہے کا پتہ معلوم نہ ہونے کے باعث ان کے پنشن کے کاغذات معرضِ التوا میں پڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا اگر وہ خود ان سطور کو پڑھیں یا کوئی اور صاحب جو انہیں جانتے ہوں ان کے موجودہ مکمل پتہ سے آفیسر انچارج پی۔ ای ایم ای ریکارڈز پنشن برانچ کوئٹہ کو مطلع کریں۔ یہ تقسیم ہند سے پہلے قادیان میں سکونت رکھتے تھے۔" حوالدار کلرک نور احمد عابدی کمپنی ٹرنگ کنٹرولر

درخواست دعا

مکرمی مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ سلسلہ کی والدہ محترمہ عرصہ دو ماہ سے اور ان کی ہمشیرہ پندرہ روز سے بیمار ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (قاضی محمد صدیق دفتر بلغ لاہور)

بازیافتہ عورتیں اور بچے

(از محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

مندرجہ ذیل چھینی ہوئی عورتیں اور بچے ودمن ہوم لاہور میں دہیں جہاں ان کے رشتہ داروں کا انتظار کیا جا رہا ہے اس لئے ان کے رشتہ داروں کو چاہیئے کہ انہیں جلد از جلد آکر لے جائیں۔ یاد رہے کہ ۸ ستمبر سے شروع ہونے والے ہفتے میں ۵۲ عورتیں کیمپ مذکور میں آئیں اور اس دوران میں ۳۹ عورتوں کو ان کے ورثاء کے حوالے کیا گیا۔

نام	عمر	ولدیت	زوجیت	قومیت	سکونت	ضلع
بشیراں عرف نیاز بیگم	۱۸ سال	مہندی خان	×	راجپوت	اکلاہا	لدھیانہ
شفیعاں	۲۷ سال	الٰہی بخش	شادی	میراثی	ملود	"
سکھ پال	۱½ "	شادی	×	"	"	"
نوابی	۱۶ "	وزیرہ	×	برداسے	بھونپوروالہ	جالندھر
جمیلہ	۱۵ "	رمضان	×	کمہار	سیدکھیڑی	ریاست پٹیالہ
حمیداً	۴ "	احمد حسن	×	ارائیں	خانپور سرہند	"
زینب	۲۸ "	منی	احمد حسن	×	"	"
وزیراں عرف شیراں	۲۰ "	میرخاں	جان محمد	راجپوت	توری	"
حشمت	۱۶ "	حبیب محمد	ولی محمد	زمیندار	ٹھنبڈہ خاص	"
ناجو	۱۴ "	امام دین	×	ارائیں	جوندھیاں	"
شریفاں	۳۵ "	کرما	اللہ بخش	"	جوڑداسنولبور	"
منوراں	۴ "	اللہ بخش	×	"	"	"
جیبًا	۱۶ "	نبیا	ولی محمد	راوت	بدھوڑ	"
اجینی	۲۲ "	نتھو	سلام الدین	بنجے	بیڑیاں	"
سکابر	۱۶ "	دلا	صدیق	جٹ	سنگھوڑہ	"
شادو	۳۲ "	نبیا	منشی عرف فقیریا	گوجر	گھیل بخشیاں	
حلیما	۱۸ "	سمیع	×	ارائیں	آرائیں باجرہ	
لبشیراں	۱۸ "	رونقی	ابراہیم	جوگی	کھوجے باجرہ	ریاست نابھہ
صدیقاں	۲۲ "	رکنو	منشی	راجپوت	جیودہ	ریاست بھرپور
رحماں عرف منوں	۱۴ "	نوازی	×	شیخ	زیر	

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

ناطاقتی پٹھوں کی کمزوری کو دور کر کے طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے قیمت ۴۰ گولی خوراک ایکماہ پانچ روپے

شفاخانہ رفیق حیات ٹرنک بازار سیالکوٹ

تیل سرسوں خالص و ہر قسم تیل بھوک و پرچون کے لئے

شیخ عبداللہ و محمد شفیع امرتسری تیل فروش اکبری منڈی لاہور

لاہور میں آپ کی دکان!

لاہور کی سب سے بڑی منڈی میں تحریک جدید نے آڑھت کی دوکان حاصل کی ہے۔

یہ قومی دکان ہے

اس لئے آپ کی دوکان ہے

اپنا مال ہمارے ذریعے فروخت کریں اور خرید فرمائیں۔ بیرونی آرڈر بھی سپلائی کئے جاتے ہیں۔

یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینوفیکچرنگ کمپنی اکبری منڈی لاہور

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

محلول خاص مادہ تولید کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے قیمت ایک پونڈ بوتل دس روپے۔ فہرست مفت منگوائیں:۔ دواخانہ نور الدین رض جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عربی کو دنیائے اسلام کی مشترک زبان بنایا جائے

مصر کے سفیر مقیم پاکستان کا بیان

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ آج اسٹار سے ایک انٹرویو میں ہز ایکسی لینسی محمد علی علوبہ پاشا نے اس بات پر زور دیا کہ عالم اسلام کی مشترک زبان عربی بنائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کے اقدام کا مطلب یہ نہیں ہوگا کہ اسلامی ملکوں سے قومی زبانوں کو ختم کر دیا جائے۔ قومی زبانیں اپنے اپنے ملکوں میں اپنے جائز مقام پر رہیں گی۔ سفیر مصر نے کہا کہ وہ عربی زبان کی حمایت اسلئے نہیں کر رہے ہیں کہ وہ ایک مصری یا عرب باشندے ہیں بلکہ اس لئے کہ یہ زبان قرآن کریم کی زبان ہے جس کا سمجھنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے انہوں نے مزید کہا کہ اسکے علاوہ عربی ادب میں قیمتی اسلامی میراث موجود ہے۔ جس سے واقفیت حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مصری نمائندے نے کہا کہ "میری حکومت پاکستان اور دوسرے مسلم ممالک میں عربی زبان کا پروپیگنڈہ کرنے کے لئے انتہائی کوشش کر رہی ہے ہم پاکستان کے اہم مرکزوں میں اسکول کھولنے کے لئے تیار ہیں جہاں طلبار کو الازہر اور دوسری مصری یونیورسٹیوں میں اپنی تعلیم مکمل کرنے کے لئے تیار کر دیا جائے لیکن ان اسکولوں کے قیام میں مدد کرنا پاکستان کے لئے بھی اتنا ہی بڑا فرض ہے۔ جتنا مصر کا۔

علوبہ پاشا نے کہا کہ دونوں حکومتوں کے عوام کو ایک دوسرے سے واقف ہونے کا موقعہ دینے کے لئے ایک دوسرے کے مشہور اداروں میں طلبار کے تبادلہ کی ہمت افزائی کرنی چاہیئے۔ علوبہ پاشا نے اپنے ملک اور پاکستان کے درمیان قریبی اقتصادی۔ تجارتی اور صنعتی تعلقات کی ضرورت پر زور دیا۔ مصری اور پاکستانی مشترکہ ملکیت کے ادارے مثلاً۔ بینک۔ بیمہ ہوابازی اور جہازرانی کی کمپنیاں قائم کی جائیں انہوں نے کہا کہ "اس سے ہماری اقتصادی قوت میں اضافہ ہوگا۔ اور ہمارا معیار زندگی بلند ہوگا" مصری سفیر نے آخر میں کہا کہ "ہم نازک دور سے گذر رہے ہیں اور حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ ہم مشترکہ کوششوں کی بنا پر ہی ترقی کے ساتھ ساتھ چلنے کی امید کر سکتے ہیں۔ وقت کسی شخص کے لئے نہیں رکتا اور اگر ہم زندہ رہنا چاہتے ہیں تو ہمیں وقت کے ساتھ چلنا پڑے گا آج اسلام ہم سے زیادہ قربانی حاصل کرنے کا متقاضی ہے۔ (اسٹار)

بین الاقوامی سفر کی کمیٹی کا افتتاح

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ کل حکومت پاکستان کے وزیر مواصلات مسٹر سردار بہادر خاں جہانگیر روڈ کوارٹرز میں بین الاقوامی سفر کی لیبڈ کمیٹی کی رسم افتتاح ادا کریں گے۔ شام کو نئی کمیٹی کے چیئرمین مسٹر احمد وی جعفر کراچی بوٹ کلب میں ایک تقریب کا انتظام کریں گے (اسٹار)

بلوچستان کے صحافی کل ہڑتال کریں گے

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ انجمن صحافیان سندھ کی اپیل کے جواب میں بلوچستان کے صحافیوں نے آج فیصلہ کیا ہے کہ وہ انجمن کے رویہ کی حمایت میں کل مکمل ہڑتال کریں گے۔ دو مقامی ہفتہ وار پرچے "استقلال" اور "خورشید" جن کا یوم اشاعت کل ہے بدھ کے روز شائع ہوں گے۔ (اسٹار)

بلوچستان ریاستی مسلم لیگ کی کمیٹی

کوئٹہ ۱۱ اکتوبر۔ بلوچستان ریاستی مسلم لیگ کی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس کل پہلی بار ہوا۔ لیکن چونکہ نصف کے قریب اراکین موجود نہ تھے اسلئے اجلاس ۱۵ اکتوبر تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔ اس موقع پر ریاستوں میں مسلم لیگ کی تنظیم کا ایک پروگرام تیار کیا جائے گا۔ (اسٹار)

انڈونیشی فضائی افواج کے افسر اعلیٰ کی کراچی آمد

کراچی ۱۱ اکتوبر۔ توقع ہے کہ انڈونیشی فضائی افواج کے افسر اعلیٰ (چیف آف سٹاف) دو روزہ قیام کے لئے یہاں پہنچ جائیں گے۔ ماری پور کے مستقر پر ان کو گارڈ آف آنرز (فوجی سلامی) پیش کیا جائے گا۔ آپ گول میز کانفرنس میں جمہوری ڈنڈ کی فوجی کمیٹی کے ایک رکن کی حیثیت سے ہیگ جا رہے ہیں۔ کراچی میں وہ پاکستانی فضائی افواج کے کمانڈر کے مہمان ہوں گے۔ وہ پاکستان فضائی افواج کے افسروں سے بھی ملیں گے (اسٹار)

برلن کی ناکہ بندی پھر شروع ہو جائیگی

برلن ۱۱ اکتوبر۔ کہا جاتا ہے کہ اعلیٰ برطانوی برلن کے عہدہ دار ان امکانات پر سنجیدگی سے غور کر رہے ہیں کہ برلن کی ناکہ بندی پھر سے شروع کر دی جائے گی۔ گذشتہ سال کے سے بحران کی ایسی کا خطرہ جس سے ایک تصادم زیادہ قریب ہو گیا تھا اس نئی سیاسی صورت حال سے نظر آ رہا ہے جو کل روسی حکومت کے نئی مشرقی جرمن حکومت کو تسلیم کرلے سے پیدا ہو جائے گی (اسٹار)

مسئلہ کشمیر پر نہرو اور اٹیلی میں گفتگو

کیا برطانیہ ہند کی حمایت نہ کرے گا؟

لندن ۱۱ اکتوبر۔ جب مسٹر اٹیلی اور مسٹر نہرو نے آج نمبر ۱۰ ڈاوننگ اسٹریٹ پر گفتگو کی۔ تو یہ امر یقینی تھا کہ مسئلہ کشمیر پر گفتگو ہوئی۔ فطری طور پر برطانوی حلقے خاموش ہیں۔ ان کا نظریہ ہے کہ مسٹر نہرو کی یہ ملاقات محض ذاتی اور غیر رسمی تھی۔ بہر حال وائٹ ہال کے حلقے جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس امر کا یقین رکھتے ہیں کہ دوران گفتگو میں کشمیر سب سے اہم موضوع تھا نہ صرف اسلئے کہ سمجھوتہ نہ ہونے سے محض برطانوی حکومت ہی کو تشویش نہیں ہے بلکہ دولت مشترکہ کو پریشانی ہے۔ بلکہ اسلئے کہ برطانیہ میں عام لوگوں کی رائے جس کا اظہار گذشتہ چند ہفتوں میں اخبارات میں کیا جا چکا ہے یہ ہے کہ ہندوستان نے جو چالیں اختیار کی ہیں وہ ایک بہتر فضا پیدا کرنے میں معاون نہیں ہیں۔ یہ تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ مسٹر اٹیلی نے آج مسٹر نہرو سے دوران گفتگو میں کوئی نئی تجویز پیش نہیں کی۔ یہاں سرکاری رویہ یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو مجلس تحفظ سے علیحدہ طے نہیں کیا جا سکتا۔ وزیر اعظم اٹیلی اور صدر ٹرومین نے بہتر مفاہمت کے لئے جو ذاتی کوششیں کی تھیں۔ ان کا مقصد دونوں جماعتوں کے درمیان خیر سگالی پیدا کرنا تھا۔ مسٹر اٹیلی اور صدر ٹرومین نے ہندوستان اور پاکستان پر زور دیا تھا۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے کمیشن کی ثالثی کی تجاویز کو قبول کر لیں۔

جہاں تک مسٹر اٹیلی کا تعلق ہے آج ان کا خیال یہ ہے کہ استصواب رائے عامہ ہی اطمینان بخش حل کا ممکنہ راستہ ہے۔ اس کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ایک اطمینان بخش خط صلح پر تصفیہ ہے اگر صورت حال کو زیادہ خراب نہیں ہونے دینا ہے تو مجلس تحفظ میں اس امر کی زبردست کوشش کی جائے کہ دونوں جماعتوں کے اشتراک سے ایک ایسا پروگرام بنایا جائے جس کے تحت دونوں جانب کی فوجیں اپنے مقامات پر واپس ہٹ جائیں۔ جن سے شک وشبہ کے خیالات مٹ جائیں اور ایسے حالات میں استصواب رائے عامہ کی مشنری قائم ہونے کا موقع دیا جائے۔ جس میں عوام بلا خوف وخطر رائے دے سکیں۔ (اسٹار)

مصر سے روس کا احتجاج

قاہرہ ۱۱ اکتوبر۔ چونکہ مصری حکام نے ایک روسی جہاز کو سامان اور طبی اشیاء فراہم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے روس کے سفارتی دفتر نے بین الاقوامی قوانین اور بحری رسوم کی خلاف ورزی کرنے پر مصر کی وزارت خارجہ سے احتجاج کیا ہے۔ اس کے جواب میں حکومت مصر نے کہا کہ وہ اس قسم کا قدم اٹھانے پر مجبور تھی۔ کیونکہ جہاز اسرائیلی بندرگاہ حیفہ جا رہا تھا۔ (اسٹار)

مغربی یورپ سے مصر کی تجارت میں اضافہ

قاہرہ ۱۲ اکتوبر۔ مصری انڈر سیکرٹری برائے مالیات نے اسٹار سے ایک خصوصی ملاقات کے دوران میں کہا۔ مصری پونڈ کی قیمت گھٹ جانے سے پہلے امریکی کپاس کی قیمتیں جو مصری کپاس کی قیمتوں سے کم تھیں ڈالر کے علاقوں سے ہماری تجارت کی راہ میں حائل ہو رہی تھیں لیکن اب ہم یکساں بنیادوں پر ان کا مقابلہ کر سکیں گے۔ العمری نے جو ابھی حال ہی میں مغربی یورپ کے دورے سے واپس آئے ہیں بتایا کہ قیمت میں کمی سے مصر کے مغربی یورپی ملکوں سے تجارت کا موقعہ بڑھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا میرا خیال ہے کہ مثال کے طور پر مغربی جرمنی کے ساتھ ہماری تجارت بہت مستقل قریب میں بڑھ جائے گی اور ہم مغربی یورپ کو ہمیشہ سے زیادہ مقدار میں کپاس اور چاول۔ پیاز۔ فلیکس اور فاسفورس جیسی اشیاء بھیج سکیں گے۔ (اسٹار)

سکولوں کیلئے تاریخ مرتب کرنے کی دعوت

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ سکول کے طلبار کیلئے درسی کتب لکھنے والے اصحاب کو ترمیم شدہ سلیبس کے مطابق پانچویں سے آٹھویں جماعت کیلئے اردو زبان میں تاریخ مرتب کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اس سلیبس کی ایک کاپی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم مغربی پنجاب کے دفتر سے مل سکتی ہے۔ نئی کتابیں پاکستان کے نئے نظریئے آئیڈیل اور عزائم کے مطابق ہوں اور ان کا استعمال صرف ایک سال ۱۹۵۰-۵۱ء کے لئے ۱۹۵۱ء سے نئے سلیبس کے اجراء تک ہی ہوگا۔ مصنفین اور پبلشرز کو چاہیئے کہ اپنی تصانیف میں سے ہر ایک کتاب کی چھ چھ کاپیاں یکم دسمبر ۱۹۴۹ء کو یا اس سے پہلے کتابوں کے رجسٹرار انگریزی بورڈ مغربی پنجاب لاہور کے سیکرٹری کے پاس روانہ کر دیں۔ ان کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی پیش کردہ کتب کے ہر ایک سیٹ کے لئے سو سو روپیہ کی فیس داخلہ بھی ادا کر دیں۔ پانچویں۔ چھٹی جماعت اور ساتویں آٹھویں جماعت کی تاریخ کے علیحدہ علیحدہ دو سیٹ ہوں گے۔